5فروری 2014

جناب ارون جیٹلی فرقہ وارانہ تشدد بل لانے کے بارے میں میرا احتجاج

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

وزیر داخلہ جناب سشیل کمار شندے آج پارلیمنٹ میں انسداد فرقہ وارانہ تشدد (قانون اور نقصان کی تکمیل) بل 2014 رکھنا چاہتے تھے۔ میں نے اس بل کو رکھنے پر اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ اسے قانون بنانے کے لیے پارلیمنٹ میں طریقہ کار سے متعلق اہلیت کا اثر ہے۔ میرا احتجاج قانون کے ساتویں شیڈول میں شامل طریقے سے متعلق اندراج کی بنیاد پر تھا۔ ساتویں شیڈول کی فہرست 2 ریاست کی فہرست ہے۔ اندراج 1 قیام امن سے مخاطب ہے۔ اندراج 2 پولیس کو اور اندراج 41 ریاستوں کی عام خدمات کو خطاب کرتی ہے۔ یہ سبھی معاملات پوری طرح سے ریاست کے دائرۂ اختیار میں ہیں۔ پارلیمنٹ کے پاس ان معاملات پر قانون بنانے کی قانونی اہلیت نہیں ہے۔

مجوزہ طور پر بل نے جرائم کی ایک نیا زمرہ بنادیا ہے۔ اس میں جو علاقے گڑبڑی والے ہیں ان علاقوں کا اعلان کرنے اور انھیں نوٹیفائڈ کرنے کی بات ہے۔ اس میں فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام کے لیے قدم تجویز کیے گئے ہیں۔ اس میں ایک باب ہے جو نظام امن کو بنائے رکھنے سے متعلق ہے۔ اس بعد اس میں معاوضے کا طریقہ ہے اور ریاستی حکومت کے افسران کے خلاف کی جانے والی کاروائی اور ان پر جو جرمانہ لگایا جا سکتا ہے اس کی بات ہے۔ یہ سبھی معاملے صوبائی مجلس عاملہ کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔ مرکزی وزیر قانون کا جواب تھا کہ تنظیمی شکل کے لیے تب تک کوئی خطرہ نہیں ہے جب تک ہر ایک موضوع سے متعلق اختیار ریاستی مجلس عاملہ کے پاس ہے۔ میرا جواب تھا کہ قانون سازی کا اختیار اور مجلس عاملہ کے اختیار کے درمیان واضح فرق ہے۔ قانون سازی کی اختیار قانون سازی کا اختیار ہے۔ مجلس عاملہ کا اختیار ضروری قدم اٹھانے کے لیے قانون کے تحت ایک طاقت ہے۔ میرا اعتراض طریقہ کار سے متعلق اہلیت کے تئیں تھا۔ مرکز یہ نہیں کہہ سکتا کہ قانون بنا کر، میں صوبے کے افسران دے رہا ہوں کیونکہ فہرست 2، اندراج 1، 2، 41 کے تحت پہلی نظر میں اختیار مرکز کے پاس نہیں ہے۔ تقریباً سبھی اپوزیشن پارٹیوں نے بی جے پی کے نظریات کی حمایت کی۔ لہذا یہ بل شروع ہی میں روک دیا گیا۔